قرآن مجید کا مطالعہ

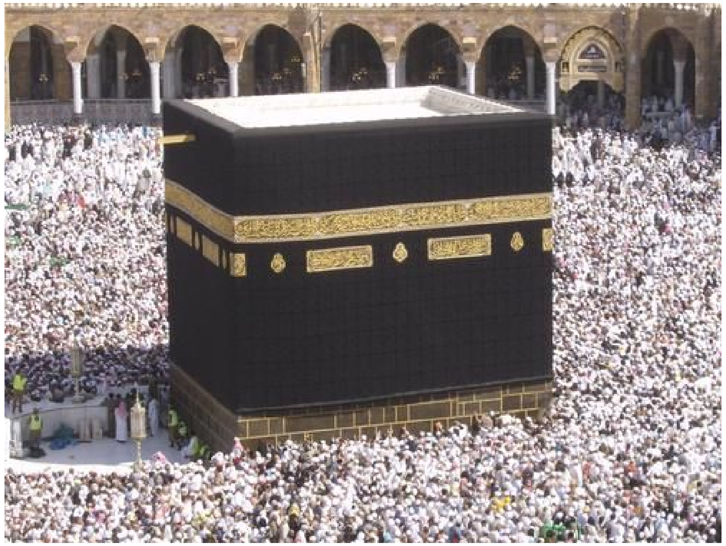

سورۃ نوح 71: حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی رسالت، دعوت اور فائنل رزلٹ

Muhammad Mubashir Nazir (MS Islamic Studies, MBA, FCCA, CIA, CISA, CRMA)
www.mubashirnazir.org & mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ نوح 71: حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی رسالت، دعوت اور فائنل رزلٹ

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں یہی اصول فرمایا ہے کہ آخرت میں ہر انسان کے ساتھ جزا یا سزا کا سلسلہ ہونا ہے، اس کے لیے اللہ تعالی نے اپنے رسولوں کے ذریعے پریکٹیکل ثبوت کر کے دکھا دیا تاکہ ہر انسان کو معلوم ہو جائے کہ اس کا رزلٹ بھی اسی طرح کا ہونا ہے۔ یہ سلسلہ سب سے پہلے حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام میں لیبارٹری میں ٹسٹ کر کے دکھا دیا۔ آپ کا ٹائم تقریباً 75000BC کا زمانہ ہے۔ آپ طویل عرصے تک اللہ تعالی کا پیغام سمجھاتے رہے اور تربیت کرتے رہے۔ اس قوم کے اکثر لوگ ایمان نہیں لائے تو انہیں موجودہ زندگی میں سزا یہ کر دی کہ پوری قوم کو سیلاب میں تباہ کر دیا۔ جو اہل ایمان تھے، ان سب کو شاندار اکنامکس دے دی اور وہ باقی زندگی تک انجوائے کرتے رہے جو ان کے ایمان اور نیک عمل کی جزا جو پریکٹیکل رزلٹ تھا۔

اس قوم کا علاقہ ترکی اور عراق کا علاقہ تھا اور تاریخ میں اس اس علاقے کو The Cradle of Civilization کہا جاتا ہے کیونکہ قدیم تاریخ میں سب سے قدیم ترین ایویڈنس آثار قدیمہ کی شکل میں مل چکا ہے۔

https://global.si.edu/success-stories/cradle-civilization-new-generation-preserves-heritage#:~:text=Often%20called%20the%20%E2%80%9CCradle%20of,Neo%2DAssyrians%20ruled%20the%20region.

- آیات 28-1: حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی رسالت اور دعوت

مزید مطالعہ: سورۃ ھود 11

- آیات 49-36: نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی رسالت کا رزلٹ
- سام، حام اور یافث۔۔۔انسانیت کی امیگریشن
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم پر ویسی وارننگ قرآن مجید کی اکثر سورتیں اور فائنل رزلٹ سورۃ التوبہ 9 میں بیان ہوا ہے جو تاریخ کی حقیقت ہے۔

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ نوح 71: نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی رسالت اور دعوت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
إِنَّا أَرۡسَلۡنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوۡمِهِۦٓ أَنۡ أَنذِرۡ قَوۡمَكَ مِن قَبۡلِ أَن يَأۡتِيَهُمۡ عَذَابٌ أَلِيمٌ. (1) قَالَ يَا قَوۡمِ إِنِّي لَكُمۡ نَذِيرٌ مُّبِينٌ. (2) أَنِ اعۡبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ. (3) يَغۡفِرۡ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمۡ وَيُؤَخِّرۡكُمۡ إِلَىٰٓ أَجَلٍ مُّسَمًّىۚ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوۡ كُنتُمۡ تَعۡلَمُونَ. (4)	ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف رسول (God's Ambassador) بنا کر بھیجا کہ اپنی قوم کو وارننگ پہلے کر لیں کہ (موجودہ زندگی میں) ایک دردناک عذاب ان پر آجائے گا۔ انہوں نے فرمایا: "میری قوم! میں آپ کے لیے ایک صاف صاف وارننگ کے لیے کہہ رہا ہوں۔ (میں آپ کو دعوت دیتا ہوں) کہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کریں، اس رب کے (احکامات کی) لمٹ کے پابند کرتے رہیے تاکہ آپ میری وارننگ سمجھ سکیں۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ آپ کے گناہوں کو معاف فرمادے گا (جو اس سے پہلے آپ غلطی کر چکے ہیں،) اور آپ ایک مقرر ٹائم لائن تک مہلت دے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ ٹائم لائن جب آجاتی ہے تو پھر اسے کوئی نہیں ٹال سکتا ہے۔ اے کاش کہ آپ اسے سمجھ لیتے۔"

رسولوں کے زمانے میں ان کی قوم ہی کو آخرت کا پریکٹیکل ایویڈنس بنایا گیا جس میں موجودہ زندگی میں اہل ایمان کو جزا ملی اور منکرین کو سزا دی۔ یہ سلسلہ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں شروع ہوا اور پھر مسلسل تاریخ میں جاری رہا۔ قرآن مجید میں آپ بہت سے رسولوں کی اقوام میں پریکٹیکل کر کے تمام انسانوں کے لیے ریکارڈ کر دیا۔

قرآن مجید جب نازل ہوا تو اب آخری مرتبہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں موجودہ زندگی میں اہل ایمان کو جزا دینی تھی اور منکرین کو تباہ و برباد کر دینا تھا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے پہلے قدیم تاریخ کا ایویڈنس دے دیا کہ یہی معاملہ اہل عرب میں کچھ عرصے میں ہونے والا ہے (624-680CE) جیسا کہ یہی معاملہ پہلے بھی ہو چکا ہے۔

سورۃ نوح 71: نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی رسالت اور دعوت

قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا.(5) فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا.(6) وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا.(7) ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا.(8) ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنْتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا.(9)	(وہ یہی دعوت 950 سال تک دیتے رہے، مگر ان کے لیڈرز انکار کرتے رہے۔ یہاں تک کہ) انہوں نے فرمایا: "میرے مالک! میں نے اپنی اس قوم کو شب و روز پکارتا رہا، لیکن میری پکار سے یہ اور زیادہ بھاگتے ہی رہے ہیں۔ میں نے جب بھی انہیں بلایا کہ (آپ ہدایت کو مان لیجیے) تاکہ آپ کا رب انہیں معاف فرما دے تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیں تھیں، اپنی چادریں لپیٹتے رہے تھے، اپنی ضد پر اٹکتے رہے اور بڑا تکبر کرتے رہیں ہیں۔ پھر میں نے انہیں کھلم کھلا دعوت دیتا رہا۔ پھر اونچی آواز سے بھی واضح کرتا رہا اور (بہت انسانوں کو) چپکے چپکے بھی خوب سمجھاتا رہا۔"
فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا.(10) يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا.(11) وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا.(12)	اس طرح کہ میں انہیں کہتا رہا: "اپنے رب سے معافی کر لیجیے۔ بے شک، وہ رب بڑا معاف کر دینے والا ہے۔ اس کے نتیجے میں وہ آپ پر تیز بارشیں برسائے گا تاکہ آپ کے اموال کا اضافہ دے اور بیٹوں سے آپ کو برکت دے گا۔ آپ کے لیے باغ اگائے گا اور آپ کے لیے نہریں بہادے گا۔"

اس زمانے میں حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام جس قوم میں دعوت پہنچا رہے تھے تو اس زمانے کی ایگریکلچر اکنامکس تھی۔ اس کے لیے بارش کی اہمیت بہت زیادہ تھی، اسی سے زرخیز زمینوں میں پودے پیداوار زیادہ ہو جاتی اور انسان بہت امیر ترین ہوتا چلا جاتا۔ اسی وجہ سے اس علاقے ترکی اور عراق کو کریڈل آف سیویلائزیشن کہا جاتا ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد سے ہی تمام انسان کی تعداد بہت زیادہ بڑھتی چلی گئی ہے۔ ترکی اور عراق میں یہی صورتحال آج تک موجود ہے کہ زرخیز زمینیں موجود ہیں اور کئی دریا میں پانی زیادہ ہونے سے ایگریکلچر اچھی چلتی ہے۔

The Cradle of Civilization --- Araraat Mountain

shutterstock.com · 2128688264

سورۃ نوح 71: نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی رسالت اور دعوت

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلَّهِ وَقَارًا.(13) وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا.(14)	آپ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، کہ لوگ اللہ تعالی کے لیے کسی اعلی عزت کی توقع نہیں رکھتے ہیں؟ حالانکہ اس رب نے (تخلیق کے) کئی مدارج (Phases) سے گزار کر ہی آپ لوگوں کو بنایا ہے۔
أَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا.(15) وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا.(16)	کیا دیکھتے نہیں ہیں کہ اللہ تعالی نے کس طرح 7 آسمان تہہ بر تہہ (Layers) بنائے ہیں ان میں چاند کو روشنی اور سورج کو چراغ بھی بنا دیا ہے؟
وَاللَّهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا.(17) ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا.(18)	آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ اللہ تعالی ہی نے خاص اہتمام کے ساتھ آپ لوگوں کو زمین سے اگایا ہے؟ پھر وہ رب اسی طرح آپ کو دوبارہ لوٹاتا بھی ہے اور اسی سے یکایک نہایت آسانی کے ساتھ آپ کو دوبارہ نکال کر کھڑا کرے گا۔
وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا.(19) لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا.(20)	آپ دیکھتے نہیں ہیں کہ اللہ تعالی ہی نے زمین کو آپ کے لیے ایک بیڈ کی طرح بچھا دیا ہے تاکہ آپ پہاڑوں کے درمیان اس کے کھلے راستوں میں بھی چلتے رہیے؟

اللہ تعالی نے کتنے بڑے ستارے اور سیارے بنا دیے ہیں کہ یہی شاندار کری ایشن پر غور کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم زمین کو کیسا بیلنس بنا دیا ہے کہ جس میں ہم آسانی سے رہ سکتے ہیں۔ ہمارا جسم اسی زمین کے کیمیکلز سے بنتا ہے جو زمین میں موجود ہوتے ہیں۔ یہیں سے یہ پودوں اور جانوروں کے پاس آ جاتا ہے اور پھر اسی کو کھا کر اپنے جسم کو جوان کر لیتے ہیں۔ اس میں آپ خود فیصلہ کر لیجیے کہ اس پوری ٹیکنیکل پلاننگ کا سلسلہ بغیر خدا کے ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اللہ تعالی نے بتا دیا ہے کہ جیسے زمین میں پودے فنا ہوتے ہیں تو دوبارہ پیدا ہو جاتے ہیں تو پھر انسان کو دوبارہ زندہ کرنا کونسا مشکل کام ہے۔

اللہ تعالیٰ کے سائنسی ثبوت (Scientific Evidence)، ایمان اور اس کے نتائج

Sky

اِس میں شبہ نہیں کہ آسمانوں اور زمین کے بنانے میں، اور شب و روز کی تبدیلیاں کرتے ہوئے

Galaxies

https://mubashirnazir.org/2023/01/12/the-revelation-and-the-intellect/

اللہ تعالیٰ کے سائنسی ثبوت (Scientific Evidence)، ایمان اور اس کے نتائج

Water Cycle

https://mubashirnazir.org/2023/01/12/the-revelation-and-the-intellect/

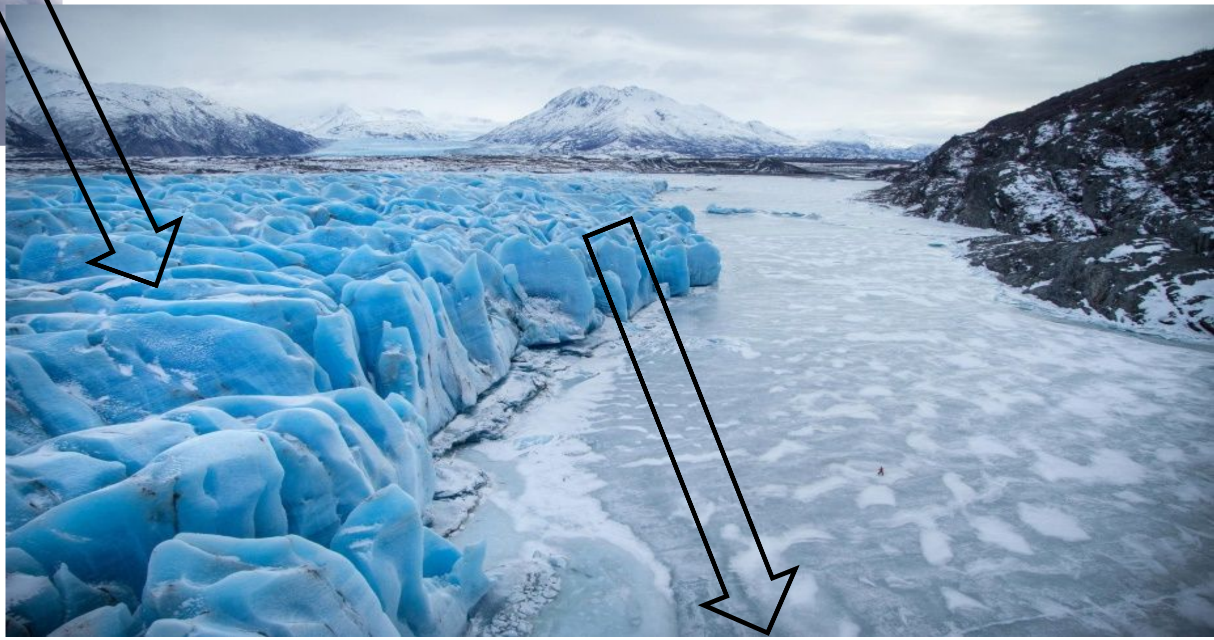

- یقیناً آسمانوں اور زمین کی تخلیق،
- شب و روز کی تبدیلیاں،
- لوگوں کے لیے دریا (اور سمندر) میں فائدہ مند اشیاء لے کر چلتی ہوئی کشتیوں (سمندری جہاد)
- بلکہ اس پانی میں جو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے اتارا ہے تاکہ مردہ زمین کو کیا ہے اور اُس میں ہر قسم کے جاندار پھیلائے ہیں۔
- اسی طرح ہواؤں کو اڑانے، اور آسمان و زمین کے درمیان اللہ تعالیٰ کے کنٹرول میں بادل وغیرہ

اللہ تعالی کے سائنسی ثبوت (Scientific Evidence)، ایمان اور اس کے نتائج

1. Water Management
2. Animals
3. Agriculture

اس پانی میں جو اللہ تعالی نے آسمان سے اتارا ہے تاکہ مردہ زمین کو کیا ہے اور اُس میں ہر قسم کے جاندار پھیلائے ہیں۔
https://mubashirnazir.org/2022/11/30/intuitive-and-intellectual-evidence-for/

1. Logistics
2. Economics

- لوگوں کے لیے دریا (اور سمندر) میں فائدہ مند اشیاء لے کر چلتی ہوئی کشتیاں (سمندری جہاز) سب آپ کے لیے پیدا کیے ہیں۔

انسانی لائف سائیکل کے بارے میں قرآنی تصور

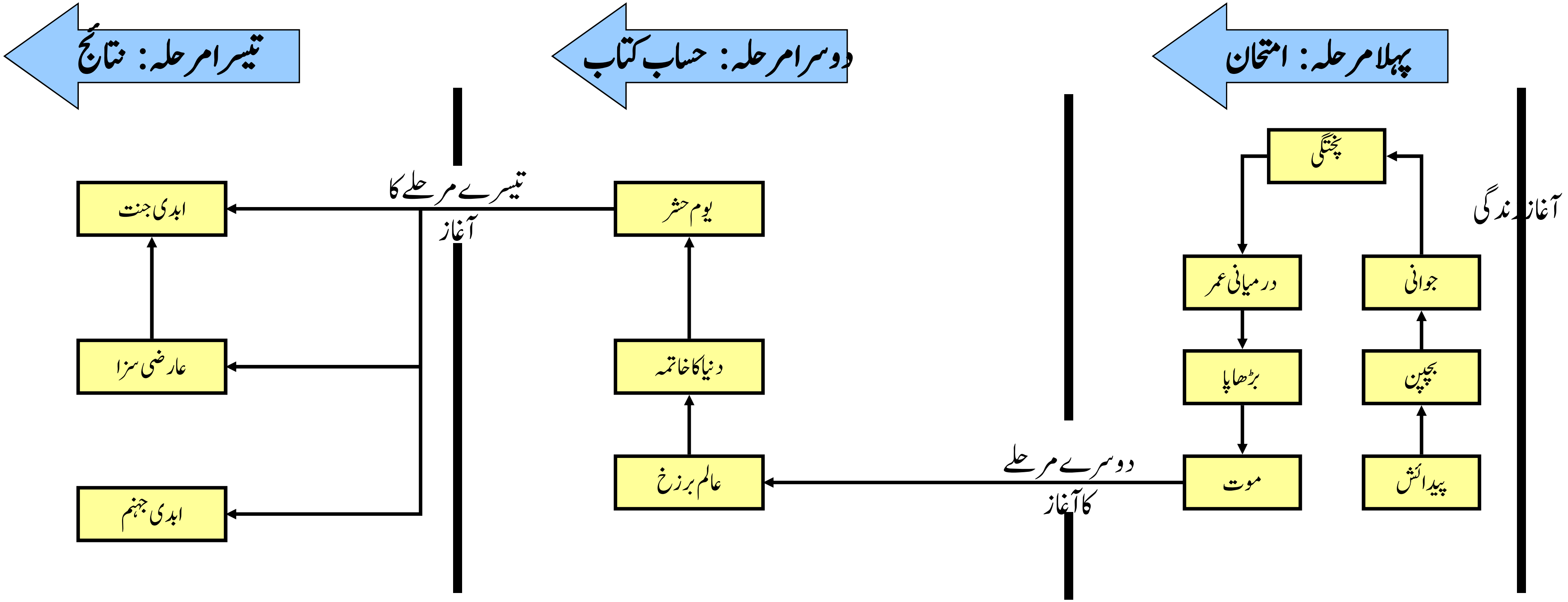

سورۃ نوح 71: نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی رسالت اور دعوت

قَالَ نُوحٌ رَّبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِي وَاتَّبَعُوا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ۔(21) وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ۔(22) وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ۔(23) وَقَدْ أَضَلُّوا كَثِيرًا ۖ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا ضَلَالًا ۔ (24)	نوح نے عرض کیا: ”اے مالک! یہ لوگ میری بات نہیں مانتے رہے اور انہی (اپنے لیڈرز) کے پیچھے ہی چلتے رہے ہیں۔ ان کے مال و اولاد نے بھی ان کی ناکامی میں اضافہ ہی کیا ہے۔ جن (لیڈرز اور ان کے مریدوں) نے بڑی بڑی سازشیں کرتے رہے اور کہنے لگے کہ اپنے ان خداؤں کو ہر گز نہ چھوڑنا بالخصوص ودّ، سُواع، یغوث، یعوق اور نسر کو بالکل نہ چھوڑنا۔ اس طرح بہت انسانوں کو گمراہ کرتے رہے ہیں اور اب تو پلیز ان ظالموں کی گمراہی ہی میں مزید انہیں (گمراہی میں فنا کرکے) پھینک دیجیے۔“
مِّمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَارًا فَلَمْ يَجِدُوا لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْصَارًا ۔(25)	چنانچہ اپنے انہی گناہوں کی پاداش میں وہ قوم غرق کی گئی اور پھر آگ میں ڈال دیے گئے۔ پھر اللہ تعالی کے مقابلے میں انہوں نے اپنے لیے کوئی مددگار نہیں پا سکے ہیں۔

حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت کا سلسلہ 950 سالوں میں گزرا۔ اس زمانے میں انسان کی عمر زیادہ تھی۔ اس طویل عرصے میں قوم کے بچے بھی پیدا ہوتے رہے اور جوان بھی ہوتے رہے۔ ان کے مذہبی لیڈرز نے اپنی لیڈرشپ کو چلانے کے لیے مجسمہ بناتے رہے تاکہ انہیں گمراہ کرکے لوگ پوجا کرتے رہیں اور اس طرح مذہبی لیڈرز کا فنڈ ملتا رہے۔ انہوں نے وحدۃ الوجود کا تصور ایجاد کیا کہ خدا، انسان یا جانور کی شکل میں بھی آ جاتا ہے۔ انہوں نے پانچ مجسموں پر بہت فوکس کیا ہوا تھا۔ (1)ود: مرد (2)سواع: عورت (3)یغوث : شیر (4)یعوق : گھوڑا (5)نسر: گدھ۔ موجودہ زمانے میں بھی کئی قوموں میں ایسے مجسمے ملیں گے جو کسی نیک انسان کا مجسمہ ہوتا ہے کہ فلاں بزرگ خدا ہی تھا۔

اوتار کا یہ فلسفہ اس طرح پھیلا دیا کہ خاص انسان کی شکل میں خدا آتا ہے۔ انہوں نے اپنے لیڈر کو خدا کہہ دیا اور اگر وہ لیڈر مخلص ہوتا تو ان کے انتقال کے بعد مجسمہ بنا دیتے اور اس پر پوجا کرتے رہے۔ جو اہل ایمان بعد میں گمراہ ہوئے تو انہوں نے مجسمہ کی بجائے اس لیڈر کی قبر پر مزار بنا کر اس کی پوجا کرنے لگے۔ اگر وہ سجدہ نہ کرتے تب بھی اس قبر پر اس بزرگ سے دعائیں مانگنے لگے۔ اوتار کا یہی تصور ہندومت اور بدھ مت میں موجود ہے۔ اس کی شکل عیسائیوں میں خدا کا بیٹا ایجاد کیا اور تصاویر پر پوجا کرنے لگے۔ مسلمانوں نے امام یا ولی اللہ کا تصور بنا کر قبر اور مزار میں دعا مانگنے کی پوجا کرنے لگے۔ ایتھیسٹ لوگوں نے خدا کا انکار کیا اور پوری کائنات کی پوجا کر رہے ہیں۔

سورۃ نوح 71: نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی رسالت اور دعوت

وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا۔ (26) إِنَّكَ إِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا۔(27)	نوح نے مزید عرض کیا: "اے مالک! ان منکرین میں سے تو اب کسی کو زمین پر نہ چھوڑ دیجیے گا کیونکہ اگر آپ نے انہیں چھوڑ دیا تو یہ آپ کے بندوں کو مزید گمراہ ہی کرتے رہیں گے اور (پیدا کر کے تو آپ کے)نافرمان اور منکر بچے ہی پیدا کریں گے۔
رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا۔(28)	میرے رب! آپ مجھے معاف فرما دیجیے، میرے ماں باپ اور ان سب لوگوں کو معاف فرما دیجیے جو میرے گھر میں ایمان لا کر داخل ہو جائیں۔ سب مسلمان مردوں اور خواتین کو معاف فرما دیجیے،اور ان ظالموں کے لیے اب ان کی بربادی کے سوا کسی معاملے میں اضافہ نہ کیجیے گا۔"

حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت مکمل ہو گئی تو اللہ تعالی نے منکرین کو سیلاب کی سزا جاری کر دی تاکہ اگلی نسلوں میں تمام انسان آخرت کے لیے کامیاب ہو سکیں۔ یورپ اور امریکہ میں اسی Noah Flood کو فلموں کے ذریعے دکھادیا ہے تاکہ انسان اس واقعے پر غور کرتے رہیں کہ ایسا ہی نقصان ہمیں آخرت میں ہو سکتا ہے۔ تمام مذاہب کے لوگ اس تاریخ پر متفق ہیں کہ ایسا سچ مچ ہوا تھا۔ اس کا مقصد صرف یہی ہے کہ انسان آخرت پر غور نہیں کرتا ہے۔اس لیے اللہ تعالی نے پریکٹیکل کر کے بھی دکھادیا ہے تاکہ ہمیں یاد رہے کہ ہمارے ساتھ دوبارہ زندہ ہونا ہے اور پھر ہمارا رزلٹ بھی ایسا ہی ہو گا کہ جزا یا سزا۔ ویسے سیلاب تو بہت علاقوں میں ابھی بھی ہوتے ہیں لیکن کوئی ایسا سیلاب نہیں ہوا ہے جس میں پہلے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام نے پہلے اپنی دعوت میں وارننگ کرتے رہے ہوں۔ صرف ایک ہی سیلاب ہے جس میں حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کو اسی سیلاب کی پہلے ہی وارننگ دی تھی،اس کے بعد یہ پریکٹیکل سیلاب ہوا تھا۔

ان منکرین کی تباہی کے بعد حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دنیا کی سب سے بڑی سپر پاور بنے اور پوری زمین میں پھیل گئے۔ انہی کو The Cradle of Civilization کہا جاتا ہے۔

سورۃ ھود 11: نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی رسالت کا رزلٹ

وَأُوحِيَ إِلَىٰ نُوحٍ أَنَّهُ لَن يُؤْمِنَ مِن قَوْمِكَ إِلَّا مَن قَدْ آمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ۔(36) وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ إِنَّهُم مُّغْرَقُونَ۔(37)	نوح کو وحی کی گئی کہ آپ کی قوم کے لوگوں میں سے جو ایمان لا چکے ہیں، تو اب ان کے سوا کوئی ایمان لانے والا باقی نہیں رہ گیا ہے چنانچہ ان کے کرتوتوں پر غم کو چھوڑ دیجیے۔ ہماری مینجمنٹ میں آپ ہماری ہدایت کے مطابق سمندری جہاز بنا لیجیے۔ان ظالموں کے حق میں مجھ سے کوئی بات مزید نہ کیجیے گا کیونکہ یہ اب غرق ہو کر رہیں گے۔
وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّن قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ ۚ قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ۔(38) فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ۔(39)	نوح اس طرح جہاز بنانے لگے اور ان کی قوم کے لیڈرز جب ان کے پاس سے گزرتے تو ان پر مذاق کرتے رہے۔ حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام انہیں جواب دیتے: "اگر ہمارے اوپر جس طرح مذاق کر رہے ہیں تو اسی طرح ہم بھی آپ پر ہی ہنسیں گے۔ پھر عنقریب آپ جان لیں گے کہ وہ لوگ کون ہیں جن پر ایسا عذاب آ رہا ہے جو انہیں رسوا کر کے ہی رکھ دے گا۔وہ قہر نازل ہوتا ہے جو ان پر رک جاتا ہے۔"
حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّورُ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَن سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ آمَنَ ۚ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ۔(40)	وہ یہی کرتے رہے، یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آ گیا اور تنور ابل پڑا تو ہم نے فرمایا: "ہر قسم کے (جانوروں کے) جوڑے اس میں دو دو (نر و مادہ جوڑے) رکھ لیجیے اور اپنے گھر والوں کو بھی اس جہاز میں سوار کروا لیجیے سوائے ان لوگوں کے، جن کے بارے میں حکم صادر ہو چکا ہے۔ان لوگوں کو بھی سوار کر لیجیے جو ایمان لائے ہیں۔" یہ چند ہی لوگ تھے جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے۔

اللہ تعالیٰ نے تمام اہل ایمان کے ساتھ ضرورت کے طور پر ان جانور کا جوڑا بھی سامنے کر دیا تاکہ جب تک اہل ایمان سیٹل نہ ہو سکیں تو انہیں جانور ملتا رہے تو اس وقت ان جانوروں کے بچے بھی پیدا ہوتے رہیں گے جس میں خوراک بھی مل جائے گی۔ابھی طویل وقت مثلاً کئی مہینوں تک جہاز سے نکلتے ہوئے سیلاب کی جگہ کے علاوہ دیگر زمینوں میں بھی انہیں سیٹل ہونا تھا۔

سورۃ ھود 11: نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی رسالت کی تاریخ

وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا ۚ إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ. (41)	نوح نے فرمایا: "اس جہاز میں آپ سوار ہو جایئے کیونکہ اس جہاز کا چلنا اور ٹھیرنا اللہ تعالی ہی کے حکم سے ہے۔ میرا رب، البتہ بخشنے والا ہے کیونکہ اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔"
وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ يَا بُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا وَلَا تَكُن مَّعَ الْكَافِرِينَ. (42)	وہ جہاز پہاڑوں کی طرح اٹھتی ہوئی لہروں کے درمیان انہیں لے کر چلنے لگا تو نوح نے اپنے (منکر) بیٹے کو آخری وارننگ بھی کر دی، جو (جہاز سے کچھ فاصلے پر ان سے) الگ تھا۔ فرمایا: "بیٹا! (ایمان لے آیئے تاکہ) ہمارے ساتھ ہی جہاز میں سوار ہو سکیں اور ان منکرین کے ساتھ نہ رہیے گا۔"
قَالَ سَآوِي إِلَىٰ جَبَلٍ يَعْصِمُنِي مِنَ الْمَاءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ إِلَّا مَن رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ. (43)	اُس نے پلٹ کر جواب دیا: "ابا جی! میں ابھی کسی پہاڑ کی پناہ لے کر مجھے اس پانی سے بچا لے گا۔" نوح نے کہا: "آج اللہ تعالی کے حکم سے کوئی بچانے والا نہیں ہے، سوائے اس کہ کہ وہ رب کسی انسان پر رحم فرما دے۔" اتنے میں ایک لہر دونوں کے درمیان حائل ہو گئی اور وہ بیٹا بھی ڈوبنے والوں میں شامل ہو گیا۔
وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ ۖ وَقِيلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ. (44)	اللہ تعالی نے حکم دیا: "زمین! اپنا پانی نگل لو اور آسمان! تمہاری بارش اب ختم ہو جائے۔" چنانچہ پانی اتر گیا اور فیصلہ ہو گیا کہ جہاز "جودی پہاڑ" پر ٹک گیا اور کہہ دیا گیا کہ اس ظالم قوم پر اللہ تعالی کی پھٹکار ہے۔

یہ وہی جودی پہاڑ ہے جو اس علاقے کے تمام لوگ ''نوح کا پہاڑ'' کہتے ہیں جبکہ فلسطینی اسے ارارات کہتے ہیں۔ اسی پہاڑ میں نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے سمندری جہاز کا فوسلز آج تک موجود ہیں اور یہ اونچی جگہ لگا ہوا ہے۔ زمین میں سب سے اونچی چوٹیوں میں ارارات 5,137 میٹرز (16,854 Feet) ہے جبکہ ایورسٹ 8,849 میٹرز اور پھر K2 کی ٹاپ چوٹی 8,611 میٹرز ہے۔

Ararat جودی, Doğubeyazıt, Turkey

https://mubashirnazir.org/2022/11/25/%d8%b3%d9%81%d8%b1%d9%86%d8%a7%d9%85%db%81-%d8%aa%d8%b1%da%a9%db%8c/

Mount Ararat:

https://www.google.com/maps/place/Mount+Ararat/@39.7024699,44.2784764,4472m/data=!3m2!1e3!4b1!4m6!3m5!1s0x4014d232638342ad:0xaaa6fa54b6b1247c!8m2!3d39.7024393!4d44.2990761!16zL20vMDF0a3c5?entry=ttu

سورۃ ھود 11: نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی رسالت کی تاریخ

وَنَادَىٰ نُوحٌ رَّبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ۔ (45)	نوح نے اپنے رب سے گفتگو کرتے ہوئے عرض کیا: ”میرے رب! میرا بیٹا تو میرے گھر والوں میں سے ہے۔ اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ آپ کا وعدہ ہی سچا ہے اور آپ سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔“
قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۖ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْأَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۖ إِنِّي أَعِظُكَ أَن تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ۔ (46)	فرمایا: ”نوح! وہ آپ کی فیملی میں سے اب نہیں ہے کیونکہ وہ نہایت پاک نہیں ہے۔ چنانچہ آپ مجھ سے اس معاملے کے بارے میں کوئی درخواست نہ کیجیے گا کیونکہ آپ کو کچھ علم نہیں ہے۔ میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ جذبات سے مغلوب ہو جانے والوں میں سے شامل نہ بن جائیے گا۔“
قَالَ رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ ۖ وَإِلَّا تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُن مِّنَ الْخَاسِرِينَ۔ (47)	نوح نے فوراً عرض کیا: ”میرے رب! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں کہ آپ سے کوئی ایسی درخواست کروں جس کا مجھے علم نہیں ہے۔ اب اگر آپ مجھے معاف نہ فرمائیں گے اور مجھ پر رحم نہ فرمائیں گے تو میں نقصانات لینے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔“

جودی یعنی ارارات پہاڑ کے پاس سب اہل ایمان سیٹل ہوئے تو شاید اس وقت حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنا وہ بیٹا یاد آیا جو سزا پا چکا تھا۔ انہوں سے اللہ تعالی سے اس بیٹے کے بارے میں گفتگو کی اجازت لی لیکن اللہ تعالی نے نہیں دی کیونکہ ان کا بیٹا اپنی قوم پرستی پر منکرین کے ساتھ ہی شامل تھا۔ اس سے یہی ثبوت مل گیا کہ تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی اولاد اور اگلی جنریشنز میں نسل کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ان میں جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو وہی جنت میں پہنچیں گے۔ ان کی نسل میں جو بھی منکر ہوئے تو وہی جہنم میں جائیں گے۔ کسی انسان کو اس کی نسل کی وجہ سے کوئی فائدہ نہیں ملے گا کیونکہ اللہ تعالی نے تمام انسانوں کو برابر لیول پر رکھا ہے۔ پھر اپنی پرفارمنس کے لحاظ سے ہی کوئی انسان جنت میں جا سکتا ہے۔

لوگوں نے اپنی نسل پر فخر کرتے ہیں جو ان کی تکبرانہ غلطی ہے جس میں وہی لیڈرشپ کا دعوی کرتے ہیں۔ اللہ تعالی کے حضور تمام انسان برابر لیول پر ہیں۔ اس کی مثال ہے کہ ہٹلر نے دوسری جنگ عظیم میں سامی نسل جو سام رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں یورپ رہتے تھے تو انہیں نسل کی بنیاد پر ہی قتل عام کیا کیونکہ ہٹلر اپنے نسل یاجوج ماجوج کو اعلی سمجھتا تھا لیکن پھر وہی اپنی ناکامی پر خودکشی کر بیٹھا۔

سورۃ ھود 11: نوح علیہ الصلوۃ والسلام کی رسالت کی تاریخ

قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ أُمَمٍ مِّمَّن مَّعَكَ ۚ وَأُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُم مِّنَّا عَذَابٌ أَلِيمٌ.(48)	ارشاد ہوا: ''اے نوح! ہماری طرف سے آپ لوگ نیچے سلامتی کے ساتھ اور برکتوں کے ساتھ اتر جائیے۔ آپ اور ان جنریشنز جو آپ کے ساتھ والوں سے ظہور میں آئیں گی تو ان پر بھی عنایت ہے۔ (اس کے بعد) کچھ ایسی جنریشنز بھی ہوں گی جنہیں ہم آگے کامیاب کر دیں گے، لیکن پھر (اُن کے جرائم کی پاداش میں) انہیں بھی ہماری طرف سے ایک دردناک عذاب پکڑ لے گا۔
تِلْكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ ۖ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَا أَنتَ وَلَا قَوْمُكَ مِن قَبْلِ هَٰذَا ۖ فَاصْبِرْ ۖ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ.(49)	(محمد رسول اللہ!) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے نہ آپ انہیں جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم کے لوگ ان سے واقف تھے۔ اس لیے ثابت قدم رہیے، انجام کار کی کامیابی انہی کے لیے ہے جو اللہ تعالی سے وارننگ قبول کرنے والے ہیں۔

اس وقت جتنے انسان ہیں تو ان کی اکثریت حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے تین بیٹوں کی اولاد ہے۔ان کی اولاد کو حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے سمجھا دیا تھا کہ زیادہ آبادی ہو تو کہاں سیٹل ہونا ہے۔

1. سام رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد دریائے دجلہ و فرات کی وادی میں سیٹل ہوئے۔ پھر وہیں عراق سے کویت، فلسطین، قطر، سعودی عرب، عرب امارات اور یمن میں سیٹل ہو کر پھیلتے گئے۔ قرآن مجید اور بائبل میں صرف انہی انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا ذکر ہے جو سام رحمتہ اللہ علیہ کی نسل میں گزرے ہیں کیونکہ قرآن مجید انہی اقوام میں نازل ہوا لیکن پھر بعد میں گلوبل پھیل گیا۔
2. حام رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد دریائے نیل میں آباد ہوئے اور وہاں سے پورے افریقہ میں پھیل گئے۔اسی کے آثار قدیمہ آپ مصر میں فرعون کے احرام کو دیکھ سکتے ہیں۔
3. یافث رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد ترکی اور ارارات سے دریائے وولگا کی وادی میں سیٹل ہوئے۔ان کی آبادی زیادہ پیدا ہوتی رہی اور وہ پھر پھیل کر ایران، انڈیا، روس، چین، یورپ اور امریکہ میں آباد ہوئے۔ان کے بڑے بادشاہ یاجوج تھے اور ان کی نسل سے ماجوج بادشاہ گزرے۔انہی کے نام پر یہ آبادی بائبل میں یاجوج ماجوج کہلاتے ہیں۔ ان کے آثار قدیمہ آپ ترکی، روس، چین، یورپ اور امریکہ میں دیکھ سکتے ہیں۔ پچھلی صدی میں دو جنگ عظیم انہوں نے ہی نسل کی بنیاد پر کرتے رہے ہیں۔

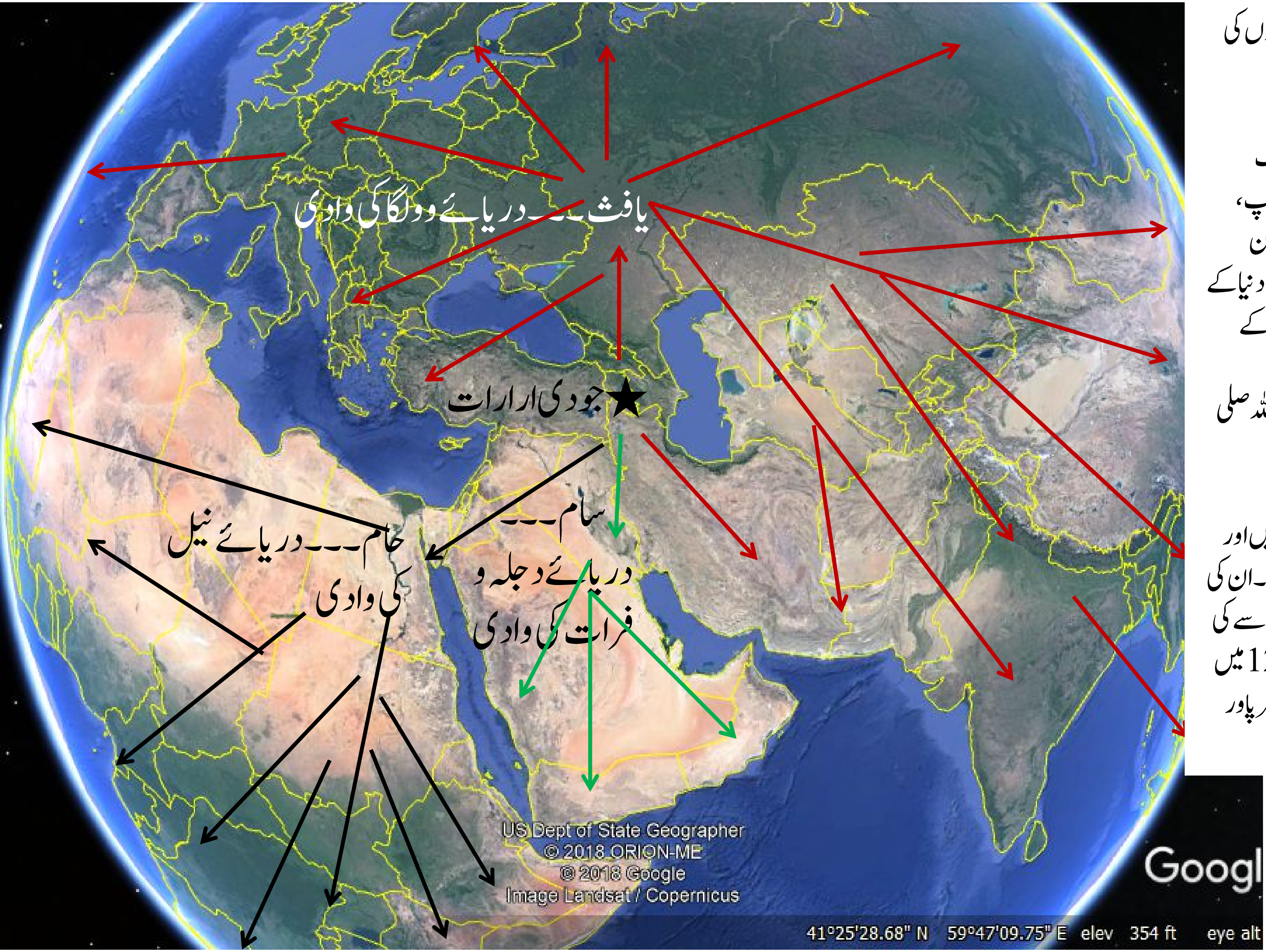

حضرت نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے تین اہل ایمان بیٹوں کی نسل کس طرح زمین میں پھیلی ہے۔

1. حام رضی اللہ عنہ۔۔۔افریقہ
2. سام رضی اللہ عنہ۔۔۔ عراق اور عرب ممالک
3. یافث رضی اللہ عنہ۔۔۔ارارات،روس،یورپ، امریکہ،ایران،انڈیا، مڈل ایشیا،چین،افغانستان

تاریخ میں سب سے پہلے حام رضی اللہ عنہ کی نسل میں دنیا کے سپر پاور بنے جنہیں فراعین کہا جاتا ہے اور مصر میں ان کے احرام موجود ہیں۔3000-1200BC

سام رضی اللہ عنہ کی نسل میں بنی اسرائیل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سپر پاور بنے۔ -1000BC 632CE

یافث رضی اللہ عنہ کی نسل سپر پاور زاب بنے ہوئے ہیں اور انہی کے بڑے بادشاہ یاجوج اور ماجوج کا نام مشہور ہے۔ان کی یلغار 900CE میں سلجوک مسلمانوں نے تاجکستان سے کی اور فلسطین تک حکومت قائم کر چکے۔ پھر 1258CE میں مغل کی یلغار ہوئی اور پھر 1700CE میں یورپ سپر پاور بنے اور اب انہی کی سپر پاور امریکہ کو ملی ہے۔

قرآن مجید کا مطالعہ

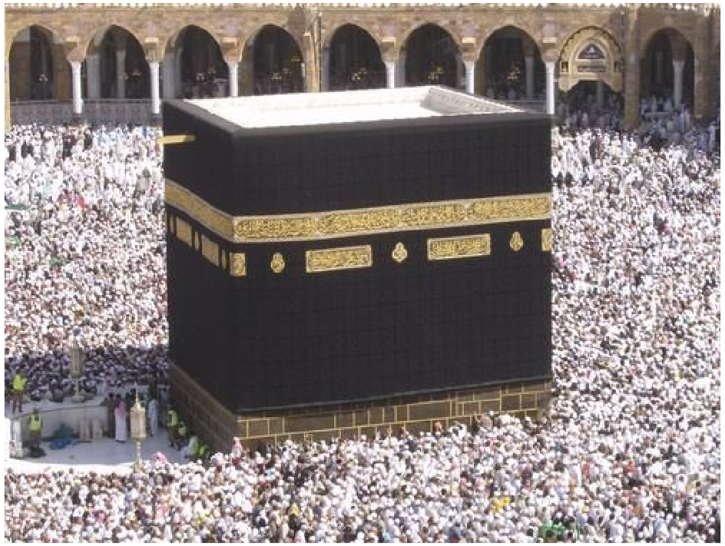

سورۃ الجن 72: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم کی غلط فہمیوں کا جواب

Muhammad Mubashir Nazir (MS Islamic Studies, MBA, FCCA, CIA, CISA, CRMA)
www.mubashirnazir.org & mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ الجن 72: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم کی غلط فہمیوں کا جواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قرآن مجید کو مکہ مکرمہ میں حرم شریف کے پاس پڑھا رہے تھے اور عام مخلص لوگ اس پر ایمان لا رہے تھے۔ جو لوگ ابھی ایمان نہیں لائے تھے لیکن وہ بھی متاثر ہو رہے تھے اور ان کی اکثریت کئی سالوں میں ایمان لے ہی آئے۔ جس وقت لیڈرز کو خطرہ پیدا ہوا کہ ان کی لیڈرشپ ختم ہو جائے گی کیونکہ یہ لوگ ایمان لائیں گے۔ ان کے پیروکار اور اپنے بچوں کو دیکھا کہ وہ قرآن مجید سے متاثر ہو رہے ہیں تو انہوں نے یہ کہانی ایجاد کر دی کہ یہ اصل میں جنات نے اتنی خوبصورت زبان پیدا کی ہے اور وہی جنات ہی قرآن کو پہنچا رہے ہیں تاکہ ان نوجوانوں اور بچوں کو شرک سے نکالیں۔

اس کا جواب دیتے ہوئے اللہ تعالی نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قرآن مجید پڑھا رہے تھے تو اس وقت مخلص جنات بھی ایمان لائے تھے اور انہوں نے اپنی قوم کو قرآن مجید سنایا ہے تو ان کے بڑے لوگ بھی ایمان لائے ہیں۔ جنات میں اتنی کوئی طاقت نہیں ہے کہ وہ انسانوں کو ہدایت دے سکیں۔ انہوں نے قریش کو بتایا کہ ان کے ہاں جو توہم پرستی ہے، اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے بلکہ انہیں لاجیکل سوچ کر قرآن مجید کا مطالعہ کریں۔

- آیات 15-1: جنات کا قرآن مجید پر تبصرہ
- آیات 28-16: توہم پرست قریش پر توحید کی دعوت تاکہ توہم پرستی سے لوگ بچ سکیں۔

اس کا رزلٹ یہی ہوا کہ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایمان لائے، وہ توہم پرستی سے بچے تو شرک اور جادو ٹونا سے بچتے رہے۔

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ الجن 72: جنات کا قرآن مجید پر تبصرہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيمِ.	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
قُلۡ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡآنًا عَجَبًا.(1) يَهۡدِي إِلَى الرُّشۡدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَنۡ نُّشۡرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا.(2) وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا.(3) وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا.(4) وَأَنَّا ظَنَنَّا أَنۡ لَّنۡ تَقُولَ الۡإِنۡسُ وَالۡجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا.(5) وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الۡإِنۡسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الۡجِنِّ فَزَادُوهُمۡ رَهَقًا.(6)	(اے رسول!) یہ بتا دیجیے کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنات کے ایک گروپ نے اس (قرآن) کو سنا تو اپنی قوم سے کہنے لگے: "ہم نے ایک بڑا ہی خوبصورت قرآن سنا ہے۔ جو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے چنانچہ ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں اور اب ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا پارٹنر نہ سمجھیں گے۔ مزید یہ بھی کہ ہمارے رب کی شان بہت اعلیٰ ہے، اس نے اپنے لیے کوئی بیوی اور کوئی اولاد نہیں بنائی ہے۔ ہمارا یہ احمق (جنات کا لیڈر) اللہ تعالیٰ کے بارے میں بالکل حق سے گمراہ کی باتیں کہتا رہا ہے۔ (ہم اِس کے پیچھے صرف اِس لیے چلتے رہے کہ) ہم نے سمجھا تھا کہ کیا جن اور کیا انسان، اللہ تعالیٰ پر کوئی بھی جھوٹ نہیں کر سکتے ہیں۔ (انسان کچھ پہلے ہی سرکش تھے، پھر) انسانوں میں سے کچھ احمق ہمارے اِن جنات میں سے کچھ شیاطین سے درخواست کرتے رہے تو انہوں نے ان کی سرکشی پھیلا دی تھی۔"

اس سے یہی معلوم ہوا کہ کوئی جن، کسی انسان کو قتل نہیں کر سکتا ہے۔ صرف اتنی سی حیثیت جنات کو ہے کہ وہ کسی انسان سے تعلق قائم کر لیتے ہیں۔ اکثر ایسے جادو ٹونا والے پیر، ان جنات سے گفتگو کر کے دونوں ایک دوسرے سے غلط آئیڈیاز شیئر کر لیتے ہیں اور بس۔ یہ پیر حضرات اپنے مریدوں کے ذریعے پراپیگنڈا کرتے ہیں کہ فلاں خوبصورت لڑکی کو جن نے بیمار کر دیا ہے اور اس کا علاج ہم کریں گے۔ یہ لڑکی یا تو نیچرل بیمار ہوتی ہے یا پھر اسی پیر کے مرید لوگ ہی زہریلی میڈیسن کے ذریعے کسی کو بیمار کر دیتے ہیں۔ اس لڑکی کے والدین اس پراپیگنڈا سے متاثر ہوتے ہیں اور وہ بیٹی کو علاج کے لیے پیر کے پاس آ جاتے ہیں۔ اس طرح وہ پیر، اس لڑکی سے سیکس بھی کر لیتا ہے اور زہریلی میڈیسن کو ختم کر لیتا ہے تو پھر پراپیگنڈا یہ پھیلایا جاتا ہے کہ پیر نے علاج کے ذریعے اس لڑکی کو صحیح کر دیا ہے۔ اگر کوئی انسان قائل نہ ہو تو پھر اس کے مرید انسان ہی اس انسان پر ہانڈی پھینک دیتے ہیں اور پھر زہر کے ذریعے قتل کر دیتے ہیں۔ اب دیگر لوگوں کو پراپیگنڈا کرتے ہیں کہ یہ مرید نہیں بنا تو جن نے اسے قتل کر دیا ہے۔

سورۃ الجن 72: جنات کا قرآن مجید پر تبصرہ

وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا. (7) وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهُبًا.(8) وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۖ فَمَن يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَّصَدًا.(9)	(جنات اپنی قوم کو کہنے لگے کہ) تمہاری طرح انہوں نے بھی یہی سمجھا کہ اللہ تعالی (ہمارے مرنے کے بعد پھر) کسی کو (زندہ) نہ اُٹھائے گا۔ (اِس قرآن کو سننے سے پہلے ہم کچھ تلاش کر رہے تھے کہ) ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو دیکھا کہ وہ سخت گارڈز سے بھرا ہوا ہے،اور اس میں بہت سے شہاب ثاقب (Meteoroid) کی بارش ہو رہی ہے۔ ہم پہلے اس کے ٹھکانوں میں سننے کے لیے وہاں رک جاتے تھے، مگر (ہم نے دیکھا کہ) اب تو جو بھی سننے کی کوشش کرتا ہے، اپنے لیے گھات میں ایک انگارا سا (Burning Coal) نظر آتا ہے۔
وَأَنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَن فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا.(10) وَأَنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَٰلِكَ ۖ كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا.(11) وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن نُّعْجِزَ اللَّهَ فِي الْأَرْضِ وَلَن نُّعْجِزَهُ هَرَبًا.(12)	ہم نہیں جانتے تھے کہ زمین والوں کے حق میں کوئی برائی کا مقصد ہے یا ان کے رب نے ان کے لیے کسی اچھائی کا ارادہ کیا ہے۔ ہم میں نیک بھی رہے ہیں اور دوسرے (گمراہ) بھی ہیں جو ہمارے راستے سے الگ الگ ہی تھے۔ حالانکہ ہم سمجھتے تھے کہ اللہ تعالی کے کنٹرول سے ہم نہ تو زمین میں کہیں جا کر نکل سکتے ہیں اور نہ ہی آسمان میں کہیں بھاگ کر اس سے جیت سکتے ہیں۔
وَأَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَىٰ آمَنَّا بِهِ ۖ فَمَن يُؤْمِن بِرَبِّهِ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَلَا رَهَقًا.(13) وَأَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ ۖ فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَٰئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا. (14) وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا.(15)	ہم نے جب ہدایت کی یہ بات سنی تو اس رب پر ایمان لے آئے ہیں۔ چنانچہ (اب آپ کو بھی دعوت دیتے ہیں کہ آپ میں سے) جو اپنے رب کو مانیں گے تو انہیں کسی نقصان اور کسی زیادتی کا کوئی اندیشہ نہ ہو گا۔ (اِس کے بعد اب) ہمارے اندر وہ بھی ہوں گے جو (حق کے سامنے) سرنڈر کر لیں گے اور وہ لوگ بھی جو بغاوت پر اصرار کریں گے۔ چنانچہ جن جنات نے سر جھکا دیا تو انہوں نے راستہ پا لیا ہے۔ اور جو نافرمان ہوئے تو وہ پھر جہنم کا ایندھن ہو کر رہیں گے۔

نفسیاتی غلامی۔۔۔جنات کا انسانوں سے تعلق

اس میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ جنات نے جو ڈسکشن کی تھی، ان کا انسانوں کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ جنات میں انرجی جیسی مخلوق ہے جو زمین سے آسمان تک جا سکتے ہیں۔ جنات بھی ایسی مخلوق ہے جن میں نیکی یا برائی کی طاقت ہے جیسا کہ انسانوں میں بھی ہے۔ اسی طرح نیک جنات بھی ہوتے ہیں اور برے اور گمراہ لیڈرز بھی ہوتے ہیں۔ اب جنات نے بتایا کہ انہیں گمراہ انسانوں نے کیا ہے۔ اس سے یہی معلوم ہوا کہ جنات کو ہمارا کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ انہیں وقت جنات کو قابو کر لیا کہ وہ فرشتوں کو قرآن مجید کے اندر اپنی جعلی کہانی نہ ڈال سکیں۔ اگر کوئی جن یہ کوشش کرتا تو پھر شہاب ثاقب اس جن کو مار دیتا یا پھر یہ بھاگ جاتا۔ وہ بہت حیران ہوئے کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ پھر جب ان کے کچھ اچھے جنات نے قرآن مجید سمجھ لیا تو وہ ایمان لائے اور اپنے ساتھیوں کو سمجھاتے رہے۔

اب شیطانی انسانوں نے اپنی طاقت ہے کہ ہمیں گمراہی کا آئیڈیا پہنچا سکتے ہیں جو خواب یا جاگتے ہوئے آئیڈیاز انسان کے ذہن میں پہنچا دیتے ہیں اور بس۔ جنات صرف اتنا ہی کرتے ہیں کہ کسی فرشتے کی بات سن لی تو پھر اس پیر کو سنا دیا کہ مستقبل میں یہ ہونا ہے۔ پیر اپنے مریدوں کو سنا دیتے ہیں اور وہ پراپیگنڈا کیے رکھتے ہیں۔ اتفاق سے اگر کچھ واقعہ ہو گیا تو پیر کہتے ہیں کہ مجھے غیب کا علم مل گیا ہے۔ اگر واقعہ نہ ہوا تو پھر وہ اسے اگنور کر دیتے ہیں۔

جنات اتنی حرکت بھی کر لیتے کہ فرشتوں کی محفل میں چھپ کر اللہ تعالی کا مستقبل میں پلان کو سن لیتے اور پھر اپنے ساتھی انسان جادوگر کو سنا دیتے۔ پھر جادوگر لوگوں کو مستقبل میں کچھ یہ ہو گا۔ اگر اتفاق سے یہ پلان درست مل جائے تو پھر سچ مچ ہو بھی جاتا ہے۔ اس پر جادوگر اپنے مریدوں میں پہنچا دیتے کہ یہ بابا بہت سچا اور اللہ تعالی کا ولی ہے۔ اس طرح پراپیگنڈا کے ذریعے توہم پرستی پھیلتی رہی ہے۔ اللہ تعالی نے جب قرآن مجید نازل کیا تو اس نانے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا کہ برے جنات خاص طور پر ان کے لیڈرز سے تعلق قائم کیا تاکہ وہ انسانوں کے غلط گمراہی آئیڈیاز کو انسانوں تک پہنچا دیں۔ اس کے بدلے ان گندے جنات بھی فائدہ حاصل کرنے لگے۔ اب انسانی جادو ٹونا کرنے والے انڈین اور پاکستانی جادوگر پیر حضرات کو ہم چیک کر سکتے ہیں کہ وہ کیا حرکت کرتے ہیں؟ عام توہم پرست لوگ ان جادو ٹونا والوں سے درخواست کرتے ہیں کہ میرا یہ مسئلہ حل کر دیں جیسے مجھے فلاں آدمی کے گھر یا زمین میں میرا قبضہ ہو جائے یا فلاں لڑکی سے ہماری شادی ہو جائے یا ہماری بیماری کو شفا دے دیں یا مجھے بچہ پیدا کروا دیں وغیرہ وغیرہ۔

اس میں جادوگر صرف خفیہ کاغذ تعویذ یا کھوپڑی یا کنگھا وغیرہ دے کر اپنے مریدوں سے رقم لیتے ہیں۔ پھر اس کے ذریعے جنات کو کہتے ہیں کہ وہ یہ غلط آئیڈیاز فلاں ٹارگٹ انسان کو پہنچا دیں۔ اس کے ساتھ جادوگر کے ساتھی جانور کی کھوپڑی یا چابی وغیرہ اس ٹارگٹ آدمی کے گھر میں رات کو پھینک دیتے یا اس کے کھانے یا پانی میں میڈیسنز پہنچا دیتے اور وہ بیمار ہو جاتا۔ اس کے ساتھ اس کے مرید اس ٹارگٹ آدمی کو کہتے کہ تمہارے اوپر سفلی عمل ہوا ہے جو محض جعلی پراپیگنڈا ہوتا۔ اب وہ آدمی بھی توہم پرست ہوتا تو اسی پیر کے پاس جا کر مسئلہ حل کرنے کی کہتا۔ وہ اب دوسرے ٹارگٹ آدمی سے فنڈز بھی لیتے اور کافی عرصے بعد پھر کہتے کہ صحت صحیح آئے گی اور سفلی عمل ختم ہو جائے گا لیکن اس کے لیے تمہیں یہ کرنا ہو گا کہ اپنا گھر یا زمین بیچ کر کسی اور جگہ لے خرید لو۔

پیر یہ کہتے کہ تمہاری بیٹی پر جادو ہے اور اس کے لیے تمہیں فلاں لڑکے سے شادی کروانی پڑے گی۔ اگلا مان جاتا تو پھر اپنی میڈیسنز دے کر ٹھیک کر دیتے اور اس پر اپنی فیس لے لیتے۔ خواتین میں بچہ کی درخواست ہوتی تو اس توہم پرست خواتین سے خود ازدواجی تعلق قائم کر لیتے۔ عام طور پر اس خاتون کے شوہر میں جسمانی طاقت نہ ہوتی تو وہ بھی پیر کے ساتھ بدکاری کر لیتے۔ پھر اتفاق سے بچہ پیدا ہو جاتا تو اس خاتون کے شوہر اور ساس کو لگتا کہ اسے پیر کی کرامت اور دعا سے بچہ پیدا ہوا ہے۔

یہ سارا فراڈ اس پیر کا ہوتا ہے جبکہ جنات نے کچھ نہیں کیا کر سکتے ہیں۔ وہ صرف ان لوگوں میں توہم پرستی کر کے غلط آئیڈیاز پہنچا دیتا ہے۔ جو لوگ اس آئیڈیاز کو سچ سمجھیں تو وہ گمراہ ہو جاتے ہیں اور نقصان حاصل کر لیتے ہیں۔ جن لوگوں نے ان آئیڈیاز کو فراڈ سمجھا تو انہیں کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔ ان کے طریقہ کار کو آپ میری اس کتاب "مسلم دنیا میں ذہنی، فکری اور نفسیاتی غلامی کا ارتقاء" میں پڑھ سکتے ہیں۔

https://mubashirnazir.org/2022/12/06/%d9%85%d8%b3%d9%84%d9%85-%d8%af%d9%86%db%8c%d8%a7-%d9%85%db%8c%da%ba-%d8%b0%db%81%d9%86%db%8c%d8%8c-%d9%81%da%a9%d8%b1%db%8c-%d8%a7%d9%88%d8%b1-%d9%86%d9%81%d8%b3%db%8c%d8%a7%d8%aa%db%8c-%d8%ba%d9%84/

سورۃ الجن 72: توہم پرست قریش پر توحید کی دعوت

وَأَنْ لَوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقًا. (16) لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا. (17)	(اے رسول! آپ بتا دیجیے کہ) مجھے یہ وحی بھی آئی ہے کہ آپ کی قوم کے لوگ اگر توحید کی سیدھی راہ پر قائم رہتے تو ہم انہیں خوب کامیاب کر دیتے تاکہ اس (نعمت) میں ان کا امتحان کر لیتے۔ (ہمارا فیصلہ ہے کہ اِن میں سے) جو اپنے رب کی یاد دہانی (قرآن) سے منہ موڑیں گے تو انہیں وہ ایسے عذاب میں داخل کر دے گا جو برابر چڑھتا جائے گا۔
وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا. (18) وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا. (19)	مزید یہ کہ مسجدیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، اِس لیے ان میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارا کریں۔ اور یہ بھی کہ جب اللہ تعالیٰ کا یہ بندہ (رسول اللہ، اللہ تعالیٰ کے گھر حرم شریف میں صرف) بلا کر دعوت کے لیے کھڑے ہو جاتے ہیں تو لگتا ہے کہ یہ ان پر ٹوٹ پڑیں گے۔
قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا. (20) قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا. (21) قُلْ إِنِّي لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا. (22)	(اے رسول!) آپ فرما دیجیے کہ میں تو اپنے رب ہی کو درخواست کرتا ہوں اور اس کا پارٹنر کسی کو نہیں سمجھوں گا۔ مزید فرما دیجیے کہ میں آپ کے لیے کسی نفع و نقصان اور کسی ہدایت و ضلالت کا کوئی اختیار نہیں رکھتا ہوں۔ مزید فرما دیجیے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے غضب سے کوئی پناہ نہیں دے سکتا ہے اور نہ میں اُس کے سوا کوئی اور سیکیورٹی کبھی نہیں پا سکوں گا۔

یہاں سے آپ دیکھ لیجیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جو کچھ فائنل فرما دیا ہے تو پھر آپ کے بعد کسی اور انسان کو اتنی طاقت ہو سکتی ہے کہ وہ کسی انسان کو فائدہ یا نقصان کر سکتا ہے؟ اب اگر کوئی شخص خود کو ولی اللہ یا پیر کہہ رہا ہو اور دعوی کر رہا ہو کہ میں اپنے مریدوں کو جنت میں پہنچا دوں گا تو پھر اس کی بات قرآن مجید کے مطابق جھوٹ ہی ہوتی ہے۔ پھر وہ شخص جو دعوی کر رہا ہوتا ہے تو وہ لوگوں کو گمراہ کر رہا ہوتا ہے۔ کیا اس پیر یا ولی اللہ کا لیول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

سورۃ الجن 72: توہم پرست قریش پر توحید کی دعوت

إِلَّا بَلَاغًا مِنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ ۚ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۔(23) حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا ۔(24)	(اے رسول! آپ فرما دیجیے کہ میں آپ کے لیے اس طرح کا کوئی اختیار نہیں رکھتا بلکہ) میرا کام صرف یہ ہے کہ مجھے اللہ تعالی کی طرف سے پیغام ہی پہنچانا ہے۔ تاہم (یاد رکھیے کہ) جو اللہ تعالی اور اُس کے رسول کی نافرمانی کریں گے تو ان کے لیے پھر جہنم کی آگ ہے، جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہاں تک کہ (اپنی قوت کے خیال میں مبتلا) یہ لوگ جب وہاں اسے دیکھیں گے جس سے انہیں وارننگ کی جا رہی ہے تو اس وقت ضرور جان لیں گے کہ کس کی مدد کمزور ہے اور ان کی تعداد بہت کم ہے۔
قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُ رَبِّي أَمَدًا ۔(25) عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۔(26)	(اے رسول! (آپ اعلان کر دیجیے! میں نہیں جانتا کہ جس عذاب سے آپ کو خبردار کیا جا رہا ہے تو وہ قریب ہی ہے یا میرا رب ابھی اسے کچھ اور ٹائم کے لیے انتظار کرے گا۔ (یہ غیب کی باتیں ہیں اور) اس غیب کو وہی اللہ تعالی ہی جانتا ہے اور اپنا یہ غیب کسی پر ظاہر بھی نہیں کرتا ہے۔
إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ۔(27) لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۔(28)	رہے وہ لوگ جنہیں وہ رسول کی حیثیت سے منتخب کر لیتا ہے تو وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں۔ اُن کے آگے اور پیچھے تو وہ چیک کرتا رہتا ہے۔ تاکہ معلوم رہے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیے ہیں۔ وہ ان کے ماحول کو کنٹرول کرتے ہوئے ان کی ہر چیز کو پلاننگ میں رکھتا ہے۔

Contact Details

Muhammad Mubashir Nazir

MS-Islamic Studies, MBA, FCCA, CISA, CIA, CRMA

Email: mubashirnazir100@gmail.com

Web: www.mubashirnazir.org

Quranic Studies Books & Lectures:

https://mubashirnazir.org/2022/11/16/%d8%b9%d9%84%d9%88%d9%85-%d8%a7%d9%84%d9%82%d8%b1%d8%a2%d9%86-%d9%be%d8%b1%d9%88%da%af%d8%b1%d8%a7%d9%85/

https://mubashirnazir.org/lectures/

فلسفہ تاریخ اور نبوت محمدی سے پہلے کا دور IH01 (Start of Humanity-571CE)

عہد رسالت IH02 (Before-11H/571-632CE)

عہد صحابہ و تابعین کی سیاسی اور مذہبی تاریخ IH03.1 (11-133H/632-750CE)

عہد صحابہ و تابعین کی علمی، دعوتی اور تہذیبی تاریخ IH03.2 (11-133H/632-750CE)

دور صحابہ سے متعلق تاریخی سوالات IH03.3 (11-133H/632-750CE)

تہذیبی عروج کا دور۔۔۔سیاسی اور مذہبی تاریخ IH04.1 (133-656H/750-1258CE)

تہذیبی عروج کا دور۔۔۔علمی تاریخ IH04.2 (133-656H/750-1258CE)

تہذیبی عروج کا دور۔۔۔دعوتی، اصلاحی اور تہذیبی تاریخ IH04.3 (133-656H/750-1258CE)

تہذیبی جمود اور زوال کا دور۔۔۔سیاسی، مذہبی، علمی اور تہذیبی تاریخ IH05 (656-1342H/1258-1924CE)

دور جدید۔۔۔سیاسی، مذہبی، علمی اور تہذیبی تاریخ IH06 (1342H-Now/1924-NowCE)

https://mubashirnazir.org/2023/03/05/%d9%85%d8%b3%d9%84%d9%85-%d8%aa%d8%a7%d8%b1%db%8c%d8%ae-%db%94-%d8%b3%db%8c%d8%a7%d8%b3%db%8c%d8%8c-%d8%aa%db%81%d8%b0%db%8c%d8%a8%db%8c%d8%8c-%d8%b9%d9%84%d9%85%db%8c%d8%8c-%d9%81%da%a9%d8%b1%db%8c/

تقابلی مطالعہ کا ترجمہ اور تفاسیر کا انتخاب: تفسیر البیان، تفسیر تفہیم القرآن، تدبر القرآن، ضیاء القرآن، معارف القرآن، تفسیر المیزان اور The Message of Quran https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1t4LonZnX6kYGOewLs1KcaNrJZ8niPF0t